نوٹ (۱): ''آسان عربی گرامر'' میں آپ نے پڑھا تھا کہ عموماً غیر عاقل کی جمع مکسر کی صفت' خبر' اسم اشارہ اور ضمیر واحد مؤنث آتی ہے۔ اسی کتاب میں آپ کو تاکید کی گئی تھی کہ جب بھی کوئی قاعدہ پڑھیں تو ذہن میں اس کے استثناء کے لیے ایک کھڑکی ہمیشہ کھلی رکھیں۔ اب نوٹ کریں کہ گزشتہ آیت میں لفظ ''اٰیٰتٌ'' غیر عاقل کی جمع ہے' لیکن مکسر نہیں بلکہ سالم ہے۔ پھر بھی اس کے لیے اسم اشارہ ''تِلْکَ'' اور ضمیر ''ھَا'' واحد مؤنث آئی ہے۔ اسی طرح آیت زیر مطالعہ میں لفظ ''اَلرُّسُلُ'' جمع مکسر ہے' لیکن غیر عاقل کی نہیں بلکہ عاقل کی جمع ہے۔ پھر بھی اس کے لیے اسم اشارہ ''تِلْکَ'' واحد مؤنث آیا ہے۔ اس حوالہ سے یہ اصول اب ذہن نشین کر لیں کہ استثناء سے کوئی قاعدہ ساقط نہیں ہوتا بلکہ ثابت ہوتا ہے۔ انگریزی کی معروف کہاوت کا بھی یہی مطلب ہے کہ Exception proves the rule (استثناء قاعدے کو ثابت کرتا ہے)۔

بقیہ: حرفِ اوّل

داعیانہ منصب کی ان اساسات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسے مسلمان معاشروں میں جہاں فکر و فلسفہ' سیاست' معیشت اور معاشرت ہی نہیں اخلاقیات سے بھی دینی تعلیمات کو دیس نکالا دیا جا چکا' ایسی اجتماعی تحریک سے وابستگی ہر باشعور مسلمان پر لازم ہے جو دعوت و تبلیغ کے نبویؐ منہج پر کاربند ہو اور عارضی اور محدود ترغیبات سے کنارہ کش رہتے ہوئے اعلائے کلمۃ اللہ کے مقصدِ عظیم کے لیے پُر وقار انداز میں عملی جدوجہد میں مصروف ہو۔ ایسی اجتماعیت سے وابستگی سے ہی اس بات کی ضمانت ممکن ہے کہ اس دورِ فتن میں افراد افراط و تفریط کا شکار نہ ہوں۔ آج کے حالات میں اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید کی توقع بھی ایسے 'وابستہ' افراد ہی کے لیے ممکن نظر آتی ہے۔ اس لیے کہ کفر و الحاد کی آندھیوں اور معصیت اور فسق و فجور کے دھکم پیل میں کسی تنہا شخص کا حق پر قائم رہنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا تیز سیلابی ریلے کے مقابلے میں تنہا شخص کا کھڑے رہنا مشکل ہے۔ OO

میثاق' حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے انٹرنیٹ ایڈیشن
تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر ملاحظہ کیجیے۔

ہمسائیگی کے بعض متعین حقوق

مدرس : پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((حَقُّ الْجَارِ اِنْ مَرِضَ عُدْتَهٗ وَاِنْ مَاتَ شَيَّعْتَهٗ وَاِنِ اسْتَقْرَضَكَ اَقْرَضْتَهٗ وَاِنْ اَعْوَرَ سَتَرْتَهٗ وَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرٌ هَنَّاْتَهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ عَزَّيْتَهٗ وَلَا تَرْفَعْ بِنَائَكَ فَوْقَ بِنَائِهٖ فَتَسُدَّ عَلَيْهِ الرِّيْحَ وَلَا تُؤْذِيْهِ بِرِيْحِ قِدْرِكَ اِلَّا اَنْ تَغْرِفَ لَهٗ مِنْهَا)) (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پڑوسی کے حقوق تم پر یہ ہیں کہ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت اور خبر گیری کرو' اور اگر انتقال کر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ (اور تدفین کے کاموں میں ہاتھ بٹاؤ)' اور اگر وہ (اپنی ضرورت کے لیے) قرض مانگے تو (بشرطِ استطاعت) اس کو قرض دو' اور اگر وہ کوئی برا کام کر بیٹھے تو پردہ پوشی کرو' اور اگر اسے کوئی نعمت ملے تو اس کو مبارک باد دو' اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو' اور اپنی عمارت اس کی عمارت سے اس طرح بلند نہ کرو کہ اس کے گھر کی ہوا بند ہو جائے' اور (جب تمہارے گھر کوئی اچھا کھانا پکے تو) تمہاری ہانڈی کی مہک اس کے لیے (اور اس کے بچوں کے لیے) باعثِ ایذا نہ ہو (یعنی اس کا اہتمام کرو کہ ہانڈی کی مہک اس کے گھر تک نہ جائے) اِلّا یہ کہ اس میں سے کچھ اس کے گھر بھی بھیج دو (اس صورت میں کھانے کی مہک اس کے گھر تک جانے میں کوئی مضائقہ نہیں)''۔

اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ اس کی تعلیمات پر عمل کرنے سے معاشرے میں خوشگوار ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یہاں ہر شخص کو اُس کے حقوق و فرائض سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اگر معاشرے کے تمام افراد فرائض کی ادائیگی میں اپنی ذمہ داری کا احساس کریں تو ماحول آسودہ ہو جائے گا۔

ہمسایہ انسان کا قریب ترین ساتھی ہوتا ہے' اس کے ساتھ ہر وقت کا رابطہ ہوتا ہے۔ اگر اُس کے ساتھ تعلقات خوشگوار ہوں تو زندگی میں آرام اور سکون میسر آ جاتا ہے۔ اس کے برخلاف اگر ہمسایہ کے ساتھ تعلقات کشیدہ ہوں گے تو زندگی بے مزہ بلکہ تلخ ہو جائے گی۔ ہمسائے کے ساتھ اچھے تعلقات کی بنیاد ہمدردی' خیر خواہی اور خلوص پر ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہمسائے کے گزر اوقات سے واقف رہیں۔ اگر وہ بیمار پڑ جائے تو اُس کی عیادت اور خبر گیری کریں۔ دوا دارو کی ضرورت ہو تو اس کو لا کر دیں۔ بیماری کی وجہ سے اُسے جس قسم کی امداد کی ضرورت ہو وہ پوری کریں۔ اُس کو تسلی دیں اور ہمدردی کے جذبات کا اظہار کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے مریض کی عیادت کا حکم دیا ہے۔ آپ ؐ خود بیمار کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے اور اُس کا حوصلہ بلند کرنے والی ہمت افزا باتیں کرتے۔ مریض کی عیادت بڑی فضیلت کا کام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی نے مریض کی عیادت کی تو اللہ کا منادی آسمان سے پکارتا ہے کہ تو مبارک اور عیادت کے لیے تیرا چل کر آنا مبارک' اور تو نے یہ عمل کر کے جنت میں اپنا گھر بنالیا''۔ (سنن ابن ماجہ)

اگر ہمسایہ فوت ہو جائے تو اُس کے کفن دفن میں اُس کے لواحقین کی مدد کی جائے' اُس کے جنازے میں شریک ہو کر اُس کے لیے مغفرت کی دعا کی جائے' اُس کے پس ماندگان کو صبر کی تلقین کی جائے اور ہر طرح کا تعاون پیش کیا جائے' اُس کے بال بچوں کے لیے خیر خواہی کے جذبات رکھے جائیں اور اُن کا خیال رکھا جائے۔

اگر ہمسایہ کسی مشکل میں پڑ جائے' اُس کی مالی حالت خراب ہو جائے اور وہ قرض کا تقاضا کرے تو آدمی کو تاکید کی گئی ہے کہ اُس کو ضرورت کے مطابق قرض دے۔ اگر مقروض مجبور ہو جائے اور بروقت قرض ادا نہ کر سکے اور قرض دار اسے مہلت دے تو یہ بڑی فضیلت کا کام ہے' اور اگر اُس کی تنگ دستی کے پیش نظر اُسے قرض کی رقم معاف ہی کر دے تو یہ بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔

اس حدیث میں ہمسائے کے حقوق کے ضمن میں یہ ہدایت بھی کی گئی ہے کہ اگر اپنے ہمسائے کی کسی برائی کا علم ہو جائے تو اُس کی پردہ پوشی کی جائے۔ اُس کا کوئی راز معلوم ہو جائے تو اس کو دوسروں پر افشا نہ کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کے گناہوں پر پردہ ڈالے گا''۔ ہمسائے

کا ایک حق یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر اسے کوئی خوشی ملے تو اس کو مبارک باد دی جائے اور اگر اس کو کوئی مصیبت پہنچے تو اس کے ساتھ اظہارِ ہمدردی اور تعزیت کی جائے اور اُس کے غم میں شریک ہو کر اسے صبر کی تلقین کی جائے۔

بندے کو لازم ہے کہ اپنے مکان کی دیوار اس طرح بلند نہ کرے کہ ہمسائے کے گھر کی ہوا بند ہو جائے اور اس کے لیے مشکل پیدا ہو' بلکہ ہمسائے کے لیے آسانی پیدا کی جائے اور اسے مشکل و مشقت سے بچایا جائے۔

ہمسائے کے آرام و سکون کا دھیان رکھنے کی تاکید کی گئی ہے' جبکہ ایسا طرزِ عمل اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے جس سے ہمسائے کے جذبات کو ٹھیس پہنچے۔ یہاں تک کہ اگر کسی کے گھر میں اچھا کھانا پکے تو اس کی مہک کو ہمسائے کے گھر جانے سے روکے۔ اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اس کھانے میں سے تھوڑا سا اس کے گھر میں بھی بھیج دے' تاکہ اچھے کھانے کی مہک سے ہمسائے کے دل میں طمع اور طلب پیدا نہ ہو جو اس کے لیے تکلیف کا باعث ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ''جب تم میں سے کسی کے ہاں سالن کی ہانڈی پکے تو اسے چاہیے کہ شوربہ زیادہ کر لے' پھر اس میں سے کچھ پڑوسیوں کو بھی بھیج دے''۔ (جامع اوسط الطبرانی)
ظاہر ہے کہ کھانے کی مہک کو تو ساتھ والے گھر تک پہنچنے سے روکا نہیں جا سکتا' تو ایسی صورت میں لازم ہوا کہ ہمسائے کے گھر میں بھی تھوڑا سا کھانا بھیج دیا جائے۔

ہمسائے کے حقوق کی اہمیت کا اندازہ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث سے لگایا جا سکتا ہے جس میں آپؐ نے فرمایا: ''جبرئیل پڑوسی کے حق میں مجھے برابر وصیت اور تاکید کرتے رہے' یہاں تک کہ میں خیال کرنے لگا کہ وہ اس کو وارث قرار دے دیں گے۔'' (صحیح بخاری و صحیح مسلم) آپ ﷺ نے ہمسائے کے ساتھ حسنِ سلوک کو ایمان کی علامت قرار دیا ہے۔ آپؐ نے تین بار اللہ کی قسم کھائی اور پھر فرمایا کہ ''وہ شخص ایمان والا نہیں جس کے پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہوں''۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

صحیح مسلم ہی کی ایک حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں کہ ''وہ آدمی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کی شرارتوں اور ایذاؤں سے اس کے پڑوسی مأمون نہ ہوں''۔

ہمسایوں کے حقوق کا کماحقہ لحاظ رکھا جائے تو معاشرہ واقعی جنت نظیر بن سکتا ہے۔ دوسروں کی خوشیوں میں شریک ہونے سے اُن کی خوشی دوبالا ہو جاتی ہے اور مصیبت اور غم میں

صورت میں تعزیت اور اظہارِ ہمدردی سہارے کا باعث بنتی ہے۔ ہمسائیگی کے تعلقات کو خوش اسلوبی کے ساتھ استوار رکھنا دنیاوی اور اُخروی اجر وثواب کا باعث ہے' جبکہ ہمسائے سے بے تعلق رہنا اور اُس کی خبر گیری نہ کرنا ایمان کے منافی قرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''وہ آدمی مجھ پر ایمان نہیں لایا جو ایسی حالت میں اپنا پیٹ بھر کر رات کو (بےفکری سے) سو جائے کہ اس کے برابر رہنے والا اس کا پڑوسی بھوکا ہو اور اس آدمی کو اس کے بھوکا ہونے کی خبر بھی ہو''۔ (معارف الحدیث' جلد ششم)

پس اس حدیث سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہمسایوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات رکھیں' اُن کی خوشی اور غمی میں شریک ہوں' مشکل وقت میں ان کی مدد کریں اور کسی طور پر بھی اُن کے لیے پریشانی اور تکلیف کا باعث نہ بنیں۔

❁ ❁ ❁

بانیٔ تنظیم اسلامی **ڈاکٹر اسرار احمد** حفظہ اللہ

کی مختصر لیکن نہایت مؤثر تالیف

نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں

اشاعت خاص: 18روپے' اشاعت عام: 12روپے

شائع کردہ: **مکتبہ خدّام القرآن لاہور**

36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور' فون: 03-5869501' فیکس: 5834000

email:anjuman@tanzeem.org